© rasailojaraid.com

اب تک ماہر حفاظ وقراء کی ایک ایسی کھیپ تیار کردی ہے جو نہ صرف ملک کے طول وعرض میں بلکہ بیرون ہند حتی کہ اسلامی اور عرب دنیا تک میں اپنے فن کا کامیاب مظاہرہ کررہی ہے۔قرآن کے حفظ اور تجوید کے اسرار ورموز کی طرف توجہ اور لگاؤ کی خاطر یہ ادارہ آل انڈیا پیمانے پر حفظ وتجوید کے مسابقات بھی منعقد کراتا رہا ہے اس کے زیر نگرانی ابھی حال ہی میں ۲۰۔۲۱۔۲۲ جون ۲۰۰۵ کو تیسرا کل ہند مسابقہ حفظ وتجوید قرآن کی کامیاب انعقاد ہوا ۔اس طرح کے مسابقات کا مقصد اصلی یہ ہے کہ قرآن کی طرف لوگوں کی توجہ زیادہ سے زیادہ مبذول ہو اور اس عظیم کتاب کے احکام وفرامین ان کی زندگی میں رچ بس جائیں چنانچہ مسابقہ کے اختتامی اجلاس میں سنٹر کے صدر عمومی جناب مولانا عبدالحمید رحمانی صاحب حفظہ اللہ وتولاہ نے اپنے صدارتی تقریر میں اس جانب واضح اشارہ فرمایا کہ مقابلہ میں کامیاب ہوکر صرف کچھ روپے انعام میں حاصل کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ اصل کامیابی یہ ہے کہ قرآن پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہوکر اپنی زندگی اس کے مطابق بسر کی جائے۔

محترم صدر مرکز نے جس بنیادی نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے آج کے پرآشوب دور میں وہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے آج قرآن سے برگشتہ کرنے کی آندھیاں چل رہی ہیں غیر تو اس میں پیش پیش ہیں اپنوں کا بھی حال یہ ہے کہ وہ اپنے فقہی تصلب وجمود کی بنا پر قرآن کو پس پشت ڈال بیٹھے ہیں یا قرآن کی تفسیر اپنے وضع کردہ اصولوں کے مطابق کرتے ہیں جب کہ شریعت کا منشاء یہ ہے کہ خواہشات نفس، ذاتی افکار اور فقہی تصلبات سے بالاتر ہو کر قرآن مجید کو سمجھا اور اس پر عمل پیرا ہوا جائے اور یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہے کہ قرآن مجید کسی فقہی مسلک کی کتاب نہیں لہٰذا اپنے من مانے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق قرآن کی تفسیر یا اس کا مطلب بیان کرنا کسی کے لئے زیب نہیں دیتا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور رسول اکرم ﷺ نے اپنی صحیح احادیث میں شادی، بیاہ، خلع وطلاق اور دیگر پیش آنے والے مسائل کو واضح انداز میں بیان فرمادیا ہے۔حلال یا حرام وہی ہے جو ان دونوں ماخذ میں واضح کردیا گیا، کسی غلط طریقہ سے کسی حلال کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا اور جب صحیح بات کی تردید میں یہ انداز اختیار کیا جائے کہ فلاں مرد یا فلاں عورت فلاں مسلک کا پیروکار ہے لہٰذا اس پر فلاں مسلک کے قوانین کا نفاذ ہوگا تو انتہائی افسوس ناک امر ہوگا اور اس نامعقول بات کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک مسلمان کے لئے فیصل قرآن وحدیث یا ان سے ثابت شدہ صحیح حقائق نہیں بلکہ انسانوں کے اپنے وضع کردہ اصول ہیں خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط۔

آج کل میڈیا میں چھائے ہوئے ایک درندہ صفت انسان کی ہوس کی شکار ایک مظلوم عورت کے مسئلہ کا جس طرح پیش کیا جارہا ہے وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تقلیدی جکڑ بندیوں کے بندھن میں بندھے لوگ قرآن کی تفسیر بھی تقلیدی عینک لگا کر کرتے ہیں۔قرآن مجید کا نزول تو اس لئے ہوا ہے کہ وہ مظلوموں کے زخموں پر مرہم رکھ کے ایسا حل پیش کرے جو امن وسکون کا ضامن ہو لیکن ہمارے بعض علماء کرام کی بے جا تاویل کرکے اپنے خسر کے ظلم کی شکار عورت کو اس کے شوہر پر حرام قرار دے کر مظلوم کی پریشانی میں اضافہ بھی کررہے ہیں اور ایسی تاویل سے قرآن میں تحریف معنوی کے بھی مرتکب ہورہے ہیں ۔اپنی من مانی تفسیر سے وہ یہ تک نہیں سوچ رہے ہیں کہ اس سے قرآن اور اسلام کی کتنی بدنامی ہورہی ہے اور کوئی بعید نہیں کہ بجائے قربت کے لوگوں کی برگزشتہ میں اضافہ ہو اور آئندہ اس طرح کے ظلم کی شکار کوئی عورت اپنی زبان ہی نہ کھولے اور ظلم کا شکار ہوتی رہے ظاہر ہے ہمارے ان عاقبت اندیشانہ فیصلوں کے نتیجہ میں شوہر سے علیحدگی اور اپنے معصوم جگر گوشوں کو اپنے سے جدا کردینا بڑے دل گردے کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے واضح انداز میں زانی کے لئے جرم ثابت ہونے کے بعد سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی (کنوارے زانیوں کے لئے) اور رجم (شادی شدہ زانیوں کے لئے) کی سزا متعین کی ہے قرآن کی نامناسب تاویل کرکے عمرانہ کی اس کے شوہر کے لئے حرمت ابدی کا فتویٰ دینے والوں کے اندر کیا اتنی جرات ہے کہ اس شخص کو جس نے خسر اور بہو کے مقدس رشتہ کو پامال کیا ہے جرم ثابت ہونے کے بعد شرعی سزا دلوا سکیں تاکہ کوئی آئندہ اس طرح کی جرات کرنے سے پیشتر کئی بار سوچے؟ واضح رہے کہ شرعی اعتبار سے کسی حرام سے کوئی حلال حرام نہیں ہوسکتا۔

آج کے حالات میں ضروری ہے کہ مسلمان قرآن سے رشتہ جوڑیں اور اپنے تمام معاملات میں قرآن کے اصول کو سامنے رکھتے ہوئے خود بھی اپنی زندگی گزاریں اور دوسروں کو بھی وہی طریقہ بتائیں جو قرآن وحدیث سے ثابت ہو۔اپنے وضع کردہ اصولوں کی ترویج کرکے لوگوں کی زندگی تلخ نہ ہونے دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کی صحیح سمجھ دے اور ہمہ جہتی پریشانیوں کا علاج قرآن حدیث کی روشنی میں تلاش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نواسہ شیخ القرآن

حافظ محمد فاروق محمدی

شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ

طویل القامت، معتدل جسامت، طبیعت میں شرافت، زبان میں فصاحت، چہرہ پر طلاقت، رنگ میں ملاحت، گفتگو میں بلاغت، الفاظ میں لطافت، معانی میں نزاکت، افکار میں جزالت، اداؤں میں عفافت، بالکل سادہ انسان، کشادہ دل وجان، اہلحدیث کی پہچان، مسلک حق کی برہان، خطیب پاکستان شیخ القرآن، سحر البیان یہ ہیں مولانا محمد حسین شیخوپوری۔

تاریخ اہلحدیث کا ایک معتدبہ حصہ شیخ القرآن صاحب کی ملی، دینی، علمی اور مسلکی خدمات کا رہین منت ہے۔ آپ کی مسلکی خدمات امت مسلمہ میں منفرد وممیز ہیں، مولانا شیخوپوری صاحب کی عظیم شخصیت عالم اسلام میں محتاج تعارف نہیں، مسلمانوں اور خصوصاً اہلحدیثوں کا ایک ایک فرد ان کی ذات گرامی سے واقف ہے۔ پاکستان کے نامور خطیب، جادو بیاں مقرر اور مبلغ تھے، خطابت میں شیخ القرآن آسمان کے نیر تاباں بن کے چمکے۔

ان کی ساری زندگی دعوت وتبلیغ اور وعظ و ارشاد میں گزری، ان کے تبحر علمی اور علم وعمل کے اعتبار سے ہر طبقے میں ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، بڑے ذہین وفطین تھے، نہایت مشفق، مہربان، ملنسار اور محبت و پیار کے پیکر تھے۔ کسی نے ان کے بارے میں کہا کہ

اخلاق میں بلند تر مردِ خلیق ہے
اپنا ہو یا پرایا سب پر شفیق ہے
کمزور و ناتواں کا پرانا رفیق ہے
نادار و بے نوا کا حلیف و صدیق ہے
دشمن کے حق میں بھی یہ برا بولتا نہیں
آفات و مشکلات میں بھی ڈولتا نہیں

آپ ایک نامور عالم دین، مفسر قرآن، شیخ القرآن، خطیب پاکستان اور خطیب عرب وعجم کے القابات سے ملقب ہوئے۔ خطابت، تقریر، ذہانت و فطانت، ذکاوت اور فہم وفراست میں ان کا کوئی حریف نہ تھا، وہ فطرتاً عبقری تھے، چہرے پر نور واخلاص کی چمک، علم و عمل، حسن وخلق کی واضح جھلک، اعلیٰ ذہانت وبصیرت، وقار کا مجسمہ، اللہ تعالیٰ نے ان کو ذہانت اور حافظہ کی غیر معمولی دولت اور قوتِ اظہار وبیان کی بے مثال فراوانی عنایت فرمائی تھی ان کو جو کچھ بھی ملا وہ سراسر عطاوموہبت تھا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ جماعت اہلحدیث کے ممتاز علماء میں سے تھے۔ ان کے علم وتقویٰ اور خطابت پر سب کو ناز تھا، پنجابی زبان میں خطابت پر ید طولیٰ حاصل تھا۔

حضرت شیخ القرآن بڑے حلیم، متواضع، شریف الطبع، پاک دامن، نیک اور عمدہ طور طریقہ کے مالک، بڑے کریم النفس، ملنسار اور محبت کرنے والے انسان تھے، تقلید سے نفرت، سنت سے محبت اور حق گوئی و بیباکی میں بے مثال تھے، فصاحت تقریر میں یگانہ تھے۔

ان کے وعظ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی تاثیر رکھی تھی، ہزاروں کی تعداد میں عوام تو عوام غیر مسالک کے علماء نے آپ کی دعوت وتبلیغ سے مسلک حق اہلحدیث کو قبول کیا، آپ خطابت میں "لایوجد مثله فی الارض" کے مصداق تھے۔

حضرت شیخ القران اتباع سنت، طہارت، زہد و تقویٰ، تبحر علم، وسعت نظر، کتاب وسنت کی تعبیر وتفسیر میں یگانہ عہد تھے، قناعت اور تواضع میں نمونہ سلف، اخلاص و للّٰہیت کے پیکر تھے، آپ دوستوں کے نہایت قدردان اور مخلصوں پر فدا تھے، اہل علم اور علماء سے محبت کرنیوالے تھے۔

آپ کے مواعظ اور توحیدی خطبات نے ملک بھر میں تقلید اور شرک وبدعت کی بساط کو لپیٹ کر رکھ دیا اور ان کے زہد وتقویٰ کو دیکھ کر ایک آدمی کہہ سکتا تھا کہ وہ عام آدمی نہیں بلکہ رجل الٰہی ہیں

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیداور پیدا

ہمیں جب اطلاع ملتی کہ آج بہت بیمار ہیں، تیمارداری کیلئے جاتے تو پتہ چلتا کہ تقریر کے لئے گئے ہیں۔ تقریر ان کی غذا تھی، تقریر ان کی بیماریوں کی شفاء تھی، کاش آج (بروز ہفتہ بعد نماز مغرب) اسی طرح بیماری کی اطلاع آتی، ہم جاتے تو پتہ چلتا کہ تقریر پر چلے گئے ہیں لیکن۔۔۔۔

كل نفس ذائقة الموت، كل من عليها فان

کی آواز آئی۔ ہمارے اوسان خطا ہو گئے۔ ہمارے لئے سارا جہاں اندھیر ہو گیا، ہماری آنکھوں نے رونا شروع کیا اور دل نے غم وخون کے آنسوؤں کی جھڑی لگادی "ان العين تدمع والقلب يحزن" کا منظر شروع ہوا، جلدی کے ساتھ کانیانوالہ گئے۔ شیخ

© rasailojaraid.com